

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

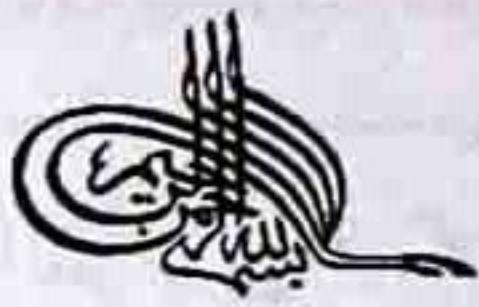
حضرت سنار مصطفیٰ

تصویف:
حضرت الامراج
مفہوم حمد امین صاحب
دامت کاظمۃ العالیۃ

نشان:

تحریک اتباعیۃ الاسلام (انٹرنشن)

سینئڈ فلور، بی سی ناؤر 54 جناح کا لوئی ذیں آباد
فون: 2602292



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّمَا مُنْذَرٌ مَّنْ يَعْمَلُ مُنْكَراً
أَوْ يَعْمَلُ حَسَداً

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خط نامہ مصطفیٰ

تصنیف

حضرت علامہ الحاج
دامت برکاتہم العالیہ
مفتق محمد الدین صاحب

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام بی، ہی ٹاور

54 جناح کالونی فیصل آباد 041-2602292

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنَصْلِي وَنَسْلِمُ عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ سَيِّدِ
الْأَوْلَيْنَ وَالآخِرَيْنَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ اجْمَعِينَ ۔

اًمَّا بَعْدُ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَفَيْلٌ لِّكُلِّ فَضْلٍ وَّ كَرِيمٌ أَوْرَادُ اسْكَنْتُمْ بَرْهَانَكُمْ كَمَا
”البرہان“، لکھی گئی اور جچپ کر منظر عام پر آئی۔ احباب نے پڑھی اور
خوشی کا اظہار کیا۔ اس کتاب میں چند مسائل ایسے بھی ہیں جن کے
متعلق بعض احباب کا خیال ہے کہ یہ مسائل اردو کی کسی دوسری کتاب
میں ایسی تفصیل اور بسط کے ساتھ ملنا مشکل ہیں، ان مسائل میں سید
دو عالم رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کا جنتی ہونا اور رحمت
دو عالم نور مجسم ﷺ کے نام پاک کی عظمت اور برکتوں کا بیان ہے۔
پھر بعض احباب نے مشورہ دیا کہ نام مصطفیٰ ﷺ کی برکتوں اور
کمالات کا باب جو کہ کتاب ”البرہان“ کا آٹھواں باب ہے اسے
علیحدہ شائع کر دیا جائے تاکہ سارے احباب پڑھ کر استفادہ کر سکیں۔

{ب}

ضخیم کتاب کا پڑھنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔ لہذا اس مشورہ کے
پیش نظر یہ آٹھواں باب علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب پڑھیں اور
اپنے ایمان مضبوط کریں۔

ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما تو فيقى الا
با لله تعالى. وهو حسبنا ونعم الوكيل وصلى الله تعالى
على حبيبه سيدا المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

فقیر ابو سعید غفران

{ج}

رحمتِ کائنات ﷺ کے نام پاک کی برکتیں اور کمالات

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أرسل رسوله بالهدى

و دين الحق و جعله رحمة للعالمين و صلى الله تعالى

عليه و على آله واصحا به اجمعين .

اما بعد !

سید العالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرين ﷺ کے
نام نامی اسم گرامی کے بے شمار اور ان گنت کمالات اور رحمتیں ہیں ۔

صرف برکت حاصل کرنے کے لیے چند سطریں سپر قلم کی جارہی ہیں
ورنہ کون ہے جو کہ شاہ کوئین ﷺ کے نام پاک کی برکتوں اور
عظمتوں کو گن سکے ۔

اقول وبالله التوفيق

رحمۃ للعالمین ﷺ کا نام مبارک محمد اور احمد ﷺ کی
 تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ جانِ دو عالم ﷺ کی
 والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب چھ ماہ گزر گئے تو
 خواب میں کوئی آنے والا آیا، اور اُس نے کہا : انک حملت

ب خیر العالمین فا ذا ولد ته فسمیہ محمد ।

﴿ موہب لدنیہج : اص ۱۲۲ ﴾

یعنی اے آمنہ تیرے شکم پاک میں وہ ہے کہ سارے جہانوں
 سے افضل و اعلیٰ ہے جب اُس کی ولادت ہو تو اُس کا نام محمد رکھیں۔
 نیز شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے،
 کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔

نیز حجۃ اللہ علی العالمین میں ہے تقول اتنی آت حین

هر بی من حملہ ستہ اشهر و قال لی یا آمنہ انک
 حملت ب خیر العالمین طرا فا ذا ولد ته فسمیہ محمد ।

یعنی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے حمل کو چھ ماہ گزر گئے تو ایک آنے والا آیا اور کہا اے آمنہ تیرے شکم ﴿اطہر﴾ میں وہ ہستی ہے جو کہ سارے جہانوں سے افضل ہے اور جب اس کی ولادت ہو تو اس کا نام محمد رکھنا نیز خصائصِ کبریٰ میں بھی مذکور ہے

اللهم صل وسلم وبارك على النبي الكريم و

على آلہ واصحابہ اجمعین۔

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ نام پاک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل کیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ نام پاک بڑی ہی عظمت والا اور برکت والا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیبین اطہر

الطاہرین و علی الہ و اصحابہ اجمعین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام نامی اسم گرامی مُحَمَّد عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ كا معنی

لفظ محمد، حمد سے مشتق ہے اور حمد کا معنی ہے مدح، تعریف، سراہنا لہذا محمد کا معنی ہوا وہ ذات جس کی مدح و تعریف کی جائے۔

نیز ملا علی قاری نے فرمایا: محمد مبالغہ کا صیغہ ہے اور مبالغہ مطلق اس کا مقاضی ہے کہ اس کی بار بار اور بہت زیادہ تعریف کی جائے اور تعریف کے لائق وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب کوئی نقص نہ ہو۔

مثال کے طور ایک ماسکروفون ہے کوئی شخص کہے کہ یہ نہایت خوبصورت ہے، پائیدار ہے اور مضبوط ہے بنانے والی کمپنی بھی بڑی مشہور و معروف اور ذمہ دار ہے اور یہ ماسکروفون ہر حیثیت سے بے مثال ہے تو سننے والے کو اعتبار آگیا کہ واقعی یہ ماسکروفون تعریف کے لائق ہے۔ لیکن اگر کہنے والا اس ماسکروفون کی تعریف کرتا کرتا

یوں کہہ دے یہ ہے تو ہر حیثیت سے بے مثال مگر اس کی آواز صاف نہیں آواز میں کھٹ پٹ ہے تو صرف ایک عیب کی وجہ سے وہ مائیکروfon تعریف کے لائق نہ رہا۔ علی ہذا القیاس جس ذات والا صفات کا نام مبارک اللہ تعالیٰ، محمد ﷺ نازل کرے وہ ذات یقیناً ایسی ہو گی جس میں کوئی نقص، کوئی عیب نہ ہو کیونکہ وہ محمد ہیں ﷺ اور جس چیز میں معمولی سا بھی عیب ہو وہ محمد نہیں ہو سکتا۔

اب آگے چلیے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا جہالت ہے اور جہالت عیب ہے اور جس کو کسی چیز کا اختیار نہ ہو یہ مجبوری ہے اور مجبوری عیب ہے اور جس میں عیب ہو وہ محمد نہیں ہو سکتا۔ اب ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جو بالذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے اس نے اپنے حبیب حضور ﷺ کو محمد بننا کر بھیجا ہے اور محمد ﷺ میں عیب ہو نہیں سکتا اور ان کا کلمہ پڑھنے والے کہیں کہ رسول کو عیب کی کیا خبر اور یہ کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو گویا ایسا کہنے والے شاہ کو نہیں ﷺ کو

محمد نہیں مان رہے۔

ہاں ہاں بشر میں عیب ہو سکتے ہیں۔ محمد ﷺ

میں نہیں ہو سکتے لیکن رحمتِ کائنات ﷺ بشر بعد میں بنے محمد پہلے

تھے ﴿عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ﴾ بشریت کا سلسلہ تو اس وقت سے

چلا جب اس دنیا آب و گل میں ظہور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے نور

مصطفیٰ ﷺ کو نام محمد پہلے ہی عطا فرمادیا تھا۔ اسی وجہ سے سیدی و

سندي محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ

علیہ فرمایا کرتے تھے جو لوگ حبیبِ خدا ﷺ کی ذات و الا صفات

کے متعلق کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو غیب کی کیا خبر، نبی کو فلاں چیز کا علم

نہیں تھا۔ فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا وہ کلمہ یوں نہ پڑھا کریں

لا اله الا الله محمد رسول الله بلکہ وہ یوں پڑھا کریں

لا اله الا الله بشر رسول الله یا پھر عیب جوئی چھوڑ دیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے عیب ذات میں عیب تلاش کرنے

والوں کو نظر بصیرت عطا کرے کہ وہ بھی اس ذات و الا صفات کی

شانِ محبوبی کو دیکھ لیں جس ذات کو اللہ تعالیٰ نے محمد بن اکر
بھیجا ہے ﷺ۔

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نظر یہ﴾
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی مکر مولویہ ﷺ کو بے عیب مانتے تھے
چنانچہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں
خلقت مبرا من کل عیب
کا نک قد خلقت کما تشاء
یعنی یا رسول اللہ ﷺ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے
ہیں گویا جیسے کہ آپ چاہتے تھے خالق کائنات نے آپ کو ویسا ہی
پیدا کیا ہے۔

تمثیل

یہاں مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے شائد کہ اتر جائے
تیرے دل میں میری بات

ایک ماہر کارگیر نے اچھی اچھی چیزیں بنائیں میں بعد میں اس نے اپنے
 فن کے اظہار کے لئے ایک نمونہ ایک کارگیری کا شاہ کار بنایا کر
 چورا ہے پر رکھ دیا تا کہ لوگ آئیں اور اس شاہ کار کارگیری کو دیکھیں
 چنانچہ اس کارگیر سے محبت رکھنے والے اس کی اپنی پارٹی کے لوگ
 آتے گئے اور دیکھ دیکھ کر حیران و قربان ہوتے گئے، واہ واہ کیا عجیب
 چیز بنائی ہے اس میں یہ بھی خوبی ہے، اس میں یہ بھی کمال ہے، بس
 کمال ہی کمال ہے، حسن ہی حسن ہے، کسی طرف سے کوئی نقص نہیں
 - زال بعد وہ کارگیر کو جا جا کر مبارک بادیاں دیتے رہے۔ زال بعد
 کچھ وہ لوگ بھی آئے جو اس کارگیر کے مخالف پارٹی کے تھے انہوں
 نے دیکھا تو بولے بھئی چیز تو اچھی بنائی ہے مگر یہاں سے ٹھیک نہیں
 بنی، دیکھو یہاں یوں نہیں یہاں یوں نہیں وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت میں
 وہ اس چیز میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ کارگیر کی کارگیری میں عیب لگا
 رہے ہیں اور جو کارگیر کی پارٹی والے ہیں وہ دیکھ دیکھ کر خوش ہو
 رہے ہیں، اس چیز کی تعریف کر رہے ہیں تو وہ حقیقت میں اس چیز

کی تعریف نہیں کر رہے بلکہ وہ کارگیر کی تعریفیں کر رہے ہیں کیونکہ اس چیز میں اپنا تو کمال نہیں بلکہ اس میں کمال آیا تو کارگیر کی کارگیری کی وجہ سے آیا بلکہ وہ کمال سارے کا سارا ہے، یہی اس کارگیر کا۔

یوں ہی اللہ تعالیٰ نے رنگارنگ کی مخلوق بنائی، ولی بنائے، ابدال بنائے، اوتا دبنائے، قطب بنائے، امام بنائے، غوث بنائے، صحابی بنائے، نبی بنائے، رسول بنائے، اولو العزم بنائے اور بعد میں ایک شاہ کارِ قدرت بنا کر بھیجا جس میں ہر حیثیت سے خوبیاں ہی خوبیاں ہیں اس میں کوئی کسی قسم کا سقلم یا عیب نہیں رہنے دیا، کیونکہ یہ شاہ کارِ قدرت ہے۔ قدرت کا نمونہ ہے اب اس بنانے والے کی پارٹی کے لوگ او لئک حزب اللہ آئے صدیق اکبر آئے، فاروق اعظم آئے، ذوالنورین آئے، حیدر کرارضی اللہ عنہم آئے انہوں نے دیکھا تو سبحان اللہ، سبحان اللہ ان کی زبانوں پر جاری ہو گیا واہ واہ اس شاہ کارِ قدرت میں کیسے کیسے مکالات اور کیسی کیسی خوبیاں ہیں یوں ہی آتے گے، غوث اعظم آئے، امام اعظم آئے

ہر کار داتا گنج بخش آئے، خواجہ غریب نواز آئے، خواجہ فرید الدین گنج
 شکر آئے، غوث بہاؤ الحق ملتانی آئے، سیدی شاہ نقشبند آئے، امام
 ربانی مجدد الف ثانی آئے، شیر ربانی آئے، ہر کار گولڑوی آئے،
 خواجہ مہاروی آئے، خواجہ سیالوی آئے ﴿رَحْمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى﴾ اور اس
 شاہ کا رِقدرت کو دیکھ کر قربان ہی ہوتے چلے گئے پھر ان لوگوں

نے بھی دیکھا جو کسی دوسری پارٹی کے تھے دیکھ کر بولے ہیں تو اللہ

کے نبی مگر ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، ہیں تو اللہ کے رسول

مگر یہ کسی چیز کے مختار نہیں، ان کے چاہنے سے پچھھے کھنہیں ہو سکتا یہ تو

آخر ہم جیسے بشر ہی تو ہیں دیکھو یہ کھاتے پیتے بھی ہیں بلکہ ان میں تو

سارے عوارضات بشر یہ بھی ہیں وغیرہ وغیرہ تو دراصل یہ لوگ اس

شاہ کا رِقدرت میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ یہ بنانے والے کی

قدرت کے ہی منکر ہیں فا نہم لا يكذبونك ولكن

الظالمين با يات الله يجحدون ﴿قرآن مجید﴾

محبوب یہ تجھے نہیں جھٹلار ہے بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی

قدرتوں کے ہی منکر ہیں۔

و صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ

و اصحابہ اجمعین

میرے مسلمان بھائیو ذرا سوچو تو سہی جس کو اللہ رب العالمین
 ہر نقص اور ہر عیب سے ہر خامی سے پاک بنائے جس کے سر پر اللہ تعالیٰ
 شفاعت کا تاج سجائے جس کو رحمۃ للعالمین کی خلعت سے
 نوازے جس کو مقام محمود کی نوید سنائے جس کو حوضِ کوثر کا مالک بنائے کر
 شادیا نے سنائے جس کو نبیوں رسولوں سے اور ملائکہ کرام سے
 اوپنچے سے اوپنچا کر کے سب کا سردار بنائے جن کی شفاعت سے
 روزِ قیامت ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھوں نہیں کروڑوں، اربوں،
 کھربوں کو مصیبتوں سے چھٹکارا ملے ایسے شاہ کا رقم درت میں عیب
 جوئی کرنا کہاں کی عقلمندی ہے یہ تو سراسر جماقت اور بیوقوفی ہے
 عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
 یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

الحاصل جو لوگ اس شاہ کارِ قدرت کو اور ان کے کمالات کو دیکھ دیکھ
کر خوشیاں مناتے ہیں اُن کو قیامت کے دن جنت الفردوس میں وہ

انعامات ملیں گے کہ مالا عین رأت و ولا اذن سمعت ولا

خطر علی قلب بشر اور جن لوگوں نے اس شاہ کارِ قدرت اس
بے عیب ذات میں جس کو خالق کائنات نے بنایا ہی محمد ہے ﷺ

اس میں عیب جوئی کریں اُنٹ شدث باتیں بنا میں اُن کو پکڑ کر ایسی جگہ

پھینکا جائے گا ان المنا فقین فی الدرک الاصف من النار ☆

﴿ دعاء ﴾

یا اللہ تو نے جس حبیب مکرم کو محمد ﷺ بنا کر بھیجا ہے ہم سب کو ان

کی بارگاہ میں با ادب اور نیازمند رہنے کی توفیق عطا فرم اور ہمیں

شیطان کی پارٹی او لئک حزب الشیطان سے محفوظ و
مامون رکھ۔

و ما ذلک علی الله بعزیز

☆ بعض اہل علم کا ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کا کلمہ نہ پڑھے وہ کافر ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کی شان اور
عظمت کو نہ مانے وہ منافق ہے۔

﴿سوال﴾

اگر نبی اکرم ﷺ بے عیب ہیں تو آپ نے کھایا پیا کیوں کیونکہ
کھانا پینا محتاج ہے اور محتاجی عیب ہے لہذا اگر اللہ کے نبی بے عیب
ہیں تو کیوں کھاتے پیتے تھے

﴿جواب﴾

ہم عام انسان کھانے پینے کے محتاج ہیں اور یہ واقعی عیب ہے، مگر
جبیب خدا ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے احادیث مبارکہ
میں آتا ہے کہ سید دو عالم ﷺ نے کئی دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا
 بلکہ وصال ☆ کے روزے رکھتے رہے اور رحمت والے نبی ﷺ کو
 کچھ بھی نہ ہوا، نہ کمزوری نہ نقابہ وغیرہ کیوں کہ وہ کھانے پینے
 کے محتاج نہیں تھے، اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو
 انہوں نے بھی وصال کے روزے رکھنا شروع کر دیے چند دنوں
 کے بعد صحابہ کرام کمزور ہو گئے سرکار ابد قرار ﷺ نے پوچھا اے
 ☆ وصال کے روزے وہ ہوتے ہیں کہ روزہ افطار نہ کیا رات بھرنہ کچھ کھایا جائے نہ پیا
 جائے دوسرے دن پھر روزہ یوں ہی کئی کئی دن تک روزہ -

میرے صحابہ تم کیوں کمزور ہو گئے ہو یہ سن کر عرض کی حضور چونکہ آپ
 نے وصال کے روزے رکھے ہیں، ہم نے بھی وصال کے روزے
 رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ سن کر جانِ جہاں رحمتِ دو عالم ﷺ
 نے فرمایا ایک مثلىٰ یعنی تم میں سے میری مثل کون ہو سکتا ہے؟
 کسی روایت میں فرمایا لست کا حد کم میں تم میں سے کسی
 جیسا نہیں ہوں، اسی قسم کے ملتے جلتے پانچ الفاظ مبارکہ ہیں۔
 الحاصل اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ سید العلّامین ﷺ
 کھانے پینے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ کھانا پینا ان کا محتاج ہے ہاں
 دوسرے لوگ محتاج ہیں۔

﴿روح البیان - ص ۱۵۲، روح البیان - ص ۸۳ جلد ۲﴾

﴿سوال﴾

اگر اللہ کے نبی ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے تو کھایا پیا
 کیوں تھا؟

﴿ جواب ﴾

بیشک ہمارے آقا ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے کیونکہ
محتاجی عیب ہے اور ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ بنا
کر بھیجا ہے اور محمد وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو (علیہ الصلوٰۃ
والسلام)۔

ہاں امت کے والی ﷺ نے کھایا پیا مگر محتاجی کی وجہ سے
نہیں بلکہ امت کو کھانے پینے کا طریقہ بتانے کے لئے کھایا۔ اگر نہ
کھاتے پیتے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ کھانے پینے میں یہ یہ باتیں
سنن ہیں، یہ واجب ہیں، یہ مکروہ ہیں، یہ حرام ہیں۔ میرے عزیز
غور کر بس یا ریل گاڑی پر یا جہاز پر سوار یا سوار ہوتی ہیں اور
ڈرائیور، پائلٹ وغیرہ بھی سوار ہوتے ہیں لیکن فرق ہے، سوار یا
مقام مقصود پر پہنچنے کے لئے سوار ہیں لیکن ڈرائیور یا پائلٹ مقام
مقصود پر پہنچانے کے لئے سوار ہیں دونوں میں فرق ہے اور اگر تو
فرق نہ جانے تو تو احمدؓ ہے تو بے دین ہے۔

گرفق مراتب نہ کنی زندیقی

اللہ تعالیٰ مقامِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ بھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے عزیز تونے سنا ہوا ہے کہ جب رحمتہ للعلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو جانِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے اور جب ولادت کے بعد عورتوں نے سرکار کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو آواز آئی غسل دینے کی ضرورت نہیں، اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں چند ماہ کا ہوتا ہے اور اس میں قدرت کی طرف سے جان ڈالی جاتی ہے تو اس کے بعد بچہ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے اور ناف کے ذریعے بچہ کو ماں کا خون پلایا جاتا ہے تا کہ بچہ زندہ رہ سکے لہذا وہ بچہ خون کا محتاج ہوا اور محتاجی عجیب ہے اسی لیے امت کے والی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سرکا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ ناف بریدہ پیدا ہوئے تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ بھی ماں کا خون پینتے رہے، لہذا اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَمَّاٰہ کو ناف بریدہ پیدا فرمایا کرتے کر دیا کہ یہ واقعی

محمد ﷺ ہیں، اور غسل دینے سے اس لیے منع کیا گیا کہ غسل اس پچے کو دیا جاتا ہے جس کے جسم پر غلاظت ہو اور غلاظت عیب ہے اور یوں ہی آپ رحمتہ للعالمین ﷺ کے جسم اطہر کے اعجاز و مکالات البرہان میں پڑھ چکے ہیں کہ سرکار ﷺ کا خون مبارک، آپ ﷺ کے فضلات مبارکہ پاک ہیں اور ہمہ وقت جانِ دو عالم ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو مہکتی رہتی تھی، اس کی وجہ بھی یہی کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو محمد ﷺ بنا کر بھیجا ہے نیز یہ بھی اکابر نے فرمایا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم انور پر نجس مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور جو نہیں پڑتی تھیں، یہ بھی اس لیے کہ حضور محمد ﷺ ہیں اور محمد ﷺ وہ ہو سکتا ہے جس میں عیب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک نام اور اس نام والے نبیوں کے نبی، رسولوں کے امام ﷺ کا ادب اور تعظیم کرنے کی توفیق عطا کرے، اور اگر مگر کے چکر سے بچائے۔ واللہ تعالیٰ الہا دی

ونعم الوکیل.

زال بعد چند احادیث مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں پڑھیں اور
اس نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کی عظمتوں اور برکتوں کا اندازہ
کریں کہ یہ نام مبارک اللہ تعالیٰ کے دربار میں کتنا معزز، کتنا محترم،
کتنا عظیم اور کتنا مکرم ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۱﴾

جو شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ باپ بیٹا دونوں جنتی

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

نے: من ولدله، مو لو د فسماء ه محمد احبابی و تبر کا

باسمی کان هو و مو لو د ه فی الجنة . ﴿احکام شریعت﴾

ص ۳۸، زرقانی علی المواہب - ص ۳۰ جلد ۵، سیرت حلبيہ - ص ۹۷ جلد اک

یعنی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت کی وجہ

سے اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے پچ کا نام محمد
رکھا تو وہ دونوں باپ بیٹا جنت جائیں گے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ و

اصحابہ اجمعین

اس مذکورہ بالا حدیث پاک کے متعلق امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا و اسنادہ حسن۔ (اللآلی المصنوعہ۔ ص ۱۰۶ جلد اول)
یعنی اس کی سند بھی حسن ہے۔ (بہت اچھی ہے)
اور علامہ حلیبی نے فرمایا:

اصحها واقربها للصحۃ (سیرت حلیبیہ ص۔ ۹۷ جلد اول)

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی الطاہر

المطہر وعلی آله واصحابہ اجمعین

جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ جنت داخل کر دیا جائے گا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 قیامت کے دن دو بندے دربار الہی میں کھڑے کیے جائیں گے
 ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی
 طرف سے حکم ہو گا کہ ان دونوں کو جنت لے جاؤ وہ دونوں عرض
 کریں گے یا اللہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں،
 حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: ادخلوا الجنۃ فانی آلیت علی نفسى الا ید خل

النار من اسمه، احمد و محمد۔

(احکام شریعت - ص ۳۸، زرقانی علی المواہب - ص ۳۰ جلد ۵)

یعنی تم دونوں جنت جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھاتی
 ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا وہ دوزخ نہیں جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید العالمین و علیٰ آلہ
و اصحابہ اجمعین

جس مومن کا نام محمد ہواں پر دوزخ حرام ہے

سید نانبیط صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے و عزتی و جلالی لا عذبت

احدا تسمی با سمک فی النار۔ ۃزرقانی علی المواہب۔ ص ۳۰۲

جلد ۵، سیرت حلبیہ۔ ص ۹۷ جلد ۱، احکام شریعت۔ ص ۳۹

یعنی اے محبوب مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں کسی ایسے
بندے کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر
رکھا ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جو اپنے بیٹے کا نام محمد نہ رکھے وہ جاہل ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے

فرمایا من ولد له، ثلاثة او لا د فلم يسم احدا منهم
محمد ا فقد جهل .

شريعت - ص ۳۹

يعني جس کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد
نہ رکھا وہ جاہل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کی
ایک مرسل حدیث نضر بن شنقی سے نقل کر کے اس حدیث کو مقبول
قرار دیا ہے۔

{45}

اگر بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی تعظیم کرو
اور اس کی قباحت و برائی نہ کرو

مولیٰ علیٰ شیر خدار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا

ارشادِ گرامی ہے اذا سمیتم الولدمحمد افا کرموه

وَ اوْ سَعْوَالِهِ فِي الْمَجْلِسِ وَ لَا تَقْبِحُوا لِهِ.

﴿زرقانی علی المواہب - ص ۳۰۲ جلد ۵، احکام شریعت - ص ۳۰۴﴾

یعنی جب تم بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزت کرو اور اس کے لیے جگہ فراغ کرو اور اس کی قباحت و برائی مت کرو۔

اللَّهُمَّ صَلُّ وَسَلِّمُ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ
الْأَبْرَارِ وَ عَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَوْلَى الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہواں گھر کا پہرہ فرشتے دیتے ہیں

علامہ حلی سیرتِ حلیبیہ میں فرماتے ہیں

وَ فِي الشَّفَاءِ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سِيَاحِينَ فِي

الارض عبادتہم کل دارفیہا اسم محمد

حراستہ . ﴿سیرتِ حلیبیہ - ص ۷۹﴾

یعنی کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے

رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو
اس کا پھرہ دینا۔

﴿۷﴾

(جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہوا س گھر میں برکت ہوتی ہے)

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ما كان في اهليت اسم محمد الا كثرت

بركته، بزرقانی علی المواہب - ص ۳۰۲ جلد ۵، احکام شریعت - ص ۳۰۴

یعنی جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہوا س گھر میں برکت زیادہ

ہوتی ہے

اللهم صل و سلم و بارک علی حبیبک الذی

بعثته رحمة للعلمین و علی آله و اصحابہ اجمعین .

﴿تنبیہ﴾

اس مقام پر علماء کرام اور محدثین عظام نے فرمایا یہ ساری

بہاریں اس شخص کے لیے ہیں جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو ضروریاتِ دین میں سے کسی دینی ضرورت کا منکر نہ ہو ورنہ بے ادب گستاخ ضروریاتِ دین کے منکر کے لیے کسی قسم کی رعایت نہ ہو گی

﴿احکام شریعت - ص ۳۸﴾

کیونکہ جو شخص اس مقدس و مطہر نام کی عظمت کا قابل ہی نہیں اور کہے کہ عمل کے بغیر کوئی جنت جا، ہی نہیں سکتا اس کے لیے رعایت کا سوال ہی نہیں کہ وہ اپنے عملوں کے بل بوتے پر جنت

حاصل کرے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں من نو قش لہ
فی الحساب يهلك جس کو حساب میں پوچھ پکھ ہوئی وہ نج
نہیں سکتا۔ پھر تارے نظر آ جائیں گے کہ میری نمازیں عبادتیں
کہاں گئیں ۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم رحمة للعلمین
وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔

نام مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم کرنے سے جنت عطا ہو گئی
اور سو سالہ گناہ معاف ہو گئے

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تھا ان کی قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت ہی گنہگار اور کردار کا گندرا تھا، اس نے سو سال اور ایک قول کے مطابق دو سو سال نافرمانیوں میں گزار دیے جب وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اس کا غسل و کفن گوارانہ کیا بلکہ اسے ٹانگ سے پکڑ کر گندگی کے ڈھیر اروڑی پر پھینک آئے ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کلیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارا ایک دوست فوت ہو گیا ہے اور اسے لوگوں نے گندگی پر پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس کو اٹھا میں اور عزت و احترام کے ساتھ اس کی تجهیز و تکفیں کریں پھر آپ اس کا جنازہ پڑھا میں، یہ حکم سن کر کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم کو لیکر وہاں پہنچے، اسے دیکھا

تو پہچان لیا کہ یہ تو وہی پاپی ہے لیکن مامور تھے اسے اعزاز کے ساتھ اٹھا کر تجهیز و تکفین کر کے جنازہ پڑھایا اور دفن کر دیا۔ بعد میں موسیٰ علیہ السلام نے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ یہ شخص اتنا بڑا مجرم و گنہگار ایسے اعزاز کا حقدار کیسے ہو گیا تو رب کریم نے فرمایا: اے میرے پیارے کلیم! تھا تو یہ بڑا گنہگار اور سخت سزا کا حقدار مگر ہوا یوں کہ ایک دن اس نے توریت کھولی اور اس میں میرے حبیب کے نام مبارک محمد ﷺ پر اس کی نظر پڑی اور اس کے دل میں میرے حبیب ﷺ کی محبت نے جوش مارا اس نے اس نام مبارک کو بوسہ دیا آنکھوں پر رکھ کر درود پاک پڑھا لہذا اس تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور اس کو اپنے مقبول بندوں میں داخل کر دیا ہے۔

﴿مقاصد السالکین﴾ - ص ۵۰، جلد ۲، القول البدیع - ص ۱۱۸

حلیۃ الاولیاء - ص ۳۲ سیرت حلیۃ - ص ۸۰ جلد ا

﴿تَسْبِيهٍ﴾

فقیر ابوسعید غفرلہ نے جب یہ واقعہ پہلی بار پڑھا تو دل میں
وسوسہ آیا کہ یہ واقعہ تو صرف عقیدت کی بنابر کسی نے لکھ دیا ہو گا لیکن
بعد میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ اس واقعہ مبارکہ کو بڑے بڑے جلیل
القدر محدثین اور اولیاء کامیین نے ثابت کیا ہے جن کے قول مبارک
کو جھٹایا نہیں جا سکتا مثلاً عارف باللہ خواجہ ضیاء اللہ علیہ الرحمۃ نے
مقاصد السالکین میں اور حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی
رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں اور حب الرسول علامہ نبہانی
رحمۃ اللہ علیہ نے اور علامہ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں
حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص
کبری میں۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ واقعہ برق حق ہے، ایمان دار اور محبت
والے کے لیے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے جو اپنے
حباب ﷺ کو عظمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان عظمتوں کے مقابلہ میں
ایک گنہگار کیا ہزاروں کی بخشش ہو سکتی ہے۔ لہذا نہ عقلًا شک و شبہ کی

گنجائش ہے نہ نقلًا۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اللهم صل وسلم و بارک علی جبیک الذی

بعثتہ رحمة للعلمین و علی آله واصحا به اجمعین.

خارجی نظریات والے جو کہ عمل کو، ہی اہمیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں
عمل ہی عمل سب کچھ ہے جس کے عمل خراب ہوئے وہ دوزخ دھکیل
دیا جائے گا، (☆) وہ لوگ ایسے واقعات کو تسلیم نہیں کرتے اور
کہتے ہیں لو دیکھو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سو سال گناہ کرتا
رہے اور ایک چھوٹی سی بات پر وہ جنت پہنچ جائے یہ نہیں مانا جا سکتا۔
ایسے لوگوں کی نظر صرف اللہ تعالیٰ کے عدل پر ہے فضل پر نہیں ہے
اس نظریہ کی وجہ سے یہ لوگ احادیث مبارکہ کے بھی منکر ہو رہے
ہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پڑھیں جو کہ صحیح بخاری اور دیگر
حدیث پاک کی معتبر کتابوں میں درج ہیں۔

(☆) اس بات کی تفصیل در کارہوت فقیر کی کتاب "نبوت" کا مطالعہ کریں

حدیث نمبر ۱

سیدنا ابوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پہلی امتوں میں ایک شخص ایسا مجرم و گنہگار تھا کہ اس نے ۹۹ ناحق قتل کیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھے کسی ایسے عالم کا پتہ بتاؤ جو کہ روئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو لوگوں نے ایک ایسے عالم کا پتہ بتا دیا وہ مجرم اس عالم را ہب کے پاس آیا اور مسئلہ پوچھا کہ میں نے ناحق ۹۹ قتل کیے ہیں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ۔ وہ عالم بھی اس نظریہ کا تھا کہ بس عمل ہی عمل اس عالم نے سن کر کہا ہرگز نہیں تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی یہ سن کر اس مجرم نے اس کو بھی قتل کر دیا پورا سو ۱۰۰ اکر دیا ۔ (میری بخشش نہیں ہو سکتی تو تو بھی سوکھا نہ جا) کچھ عرصہ کے بعد پھر اس نے لوگوں سے پوچھا مجھے ایسے عالم دین کا پتہ بتاؤ جو روئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو، لوگوں نے ایک عالم

دین کا پتہ بتا دیا وہ مجرم پاپی اس عالمِ دین کے ہاں حاضر ہوا اور
 مسئلہ پوچھا کہ جناب میں نے اپنے ہاتھ سے سو ۱۰۰ ناخوت قتل
 کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالمِ دین نے فرمایا ہاں
 توبہ قبول ہو سکتی ہے کون ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے
 آڑے آسکے تو توبہ کر اور فلاں بستی میں کچھ اللہ والے ایے لوگ ہیں
 جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں تو بھی
 وہاں ان کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جا اور
 اپنی اس بستی کی طرف واپس مت آنا۔ وہ اس اللہ والوں کی بستی کی
 طرف چل پڑا اور جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو
 اس کو موت آگئی، اب اس کے بارے میں رحمت والے اور عذاب
 والے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا، رحمت والے فرشتوں
 نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہا تھا
 اس لیے ہم اس کو جنت لے جائیں گے۔ عذاب والے فرشتوں
 نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ اتنا بڑا مجرم جس نے ایک بھی نیکی نہیں کی یہ

کیسے جنت جا سکتا ہے۔ لہذا ہم اس کو دوزخ لے جائیں گے۔ اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا تو ان دونوں ٹیموں نے اس کو اپنا فیصلہ تسلیم کر لیا کہ جو فیصلہ کرے گا، ہم دونوں جماعتوں کو منظور ہو گا۔ تو اس نے فیصلہ یہ سنایا کہ دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کی پیمائش کر لو جدھر قریب نکلے وہ لے جائیں لہذا جب پیمائش کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس ملکڑے کو جس طرف سے چل کر آ رہا تھا اس کو حکم دیا تو ذرا بڑا ہو جا اور جس بستی کی طرف جارہا تھا اس ملکڑے کو حکم دیا تو ذرا چھوٹا ہو جا اور جب پیمائش کی گئی تو وہ ملکڑا جس طرف جارہا تھا وہ ایک بالشت چھوٹا نکلا، اور اللہ تعالیٰ نے صرف اس نسبت کی وجہ سے کہ وہ اللہ والوں کی بستی کے قریب نکلا اس کو بخش دیا اور اس کو رحمت والے فرشتے لے گئے۔

﴿ صحیح بخاری - ص ۳۹۲ جلد ۱، صحیح مسلم - ص ۳۵۹ جلد ۲، مشکوٰۃ شریف - ص ۲۰۳، ریاض الصالحین - ص ۱۲، ابن ماجہ - ص ۱۹۲، منند امام احمد - ص ۲۰ جلد ۳ ﴾

سوال یہ ہے کہ کیا خارجی نظریات والے اس حدیث پاک کا بھی انکار کریں گے، اور کیا ایک اتنا بڑا مجرم جس نے پورا سو ۱۰۰ ۱۰۰ کا حق قتل کیا وہ صرف اللہ والوں کی طرف جانے کی وجہ سے جنت کا حقدار ہو گیا حالانکہ اس نے ابھی ان اللہ والوں کو دیکھا نہیں ان کے پاس پہنچا نہیں صرف نسبت کی وجہ سے بخشا جا سکتا ہے تو کیا ایک مجرم حبیبِ خدا ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے نہیں بخشا جا سکتا؟

ہاں ہاں ان لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا بعض نکلے تو ان کو سمجھ آئے ورنہ کیسے مان سکتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیارے اور مقدس نام کی عظمتوں کو مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ و ما ذلک علی الله بعزیز صلی الله علی النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی خدا نے اس پر نار جہنم حرام کی

حدیث نمبر ۲

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ایک فاحشہ عورت طائفہ کہیں جا رہی تھی۔ راستہ میں اس نے
 ایک کنویں دیکھا اور دیکھا کہ کنویں کے کنارے ایک کتا جان بلب
 ہو رہا ہے۔ اس نے اندازہ کیا یہ کتا پیاسا تھا یہ کنویں پر آیا ہے کہ
 پانی پیئے مگر زکال نہیں سکتا اور یہاں گر گیا ہے۔ اس نے اپنا موزہ
 کنویں میں لٹکایا اور پانی زکال کر اُس کتنے کے منه میں ڈالا تو اللہ
 تعالیٰ نے اس بد کار عورت کو صرف اتنی بات پر بخش دیا۔ وہ جنتی
 ہو گئی۔

مسند امام احمد۔ ص ۱۵۰ جلد ۲، صحیح بخاری۔ ص ۳۶۷ جلد ۱،

مشکوٰۃ شریف۔ ص ۱۶۸

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اور خارجی لوگ کہتے ہیں ہاں اس
 عورت نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کیا تو اس وجہ سے بخششی گئی میں

پوچھتا ہوں کیا تمہارے نزدیک کتے جیسے ایک خسیں جانور کی اتنی
 اہمیت ہے کہ اس پر حرم کھانے سے ایک بد کار عورت کے زندگی بھر
 کے گناہ، بد کار یا ساری معاف ہو جائیں تو کیا نبیوں کے نبی،
 رسولوں کے امام ﷺ کی دربار الہی میں کوئی وقعت نہیں کہ ان کے
 نام پاک کی تعظیم کرنے سے ایک گنہگار مجرم بخشتا جائے مگر بات یہ
 ہے کہ خارجیوں کی قسمت کھوٹی ہے کتے جیسے خسیں جانور کو اتنی
 اہمیت دیتے ہیں مگر حبیب خدا ﷺ جو سید العلمین ہیں جن کے سر
 پر اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کا تاج رکھا ہے جن کی خاطر سب کچھ بنا اس
 محبوب رب العلمین ﷺ کی ان کی نظر میں اتنی بھی وقعت نہیں
 ہے ﴿الْعَيْاذُ بِاللَّهِ﴾

و سی علم الذین ظلمو ای منقلب ینقلبو ن

حیف ہے ایسے علماء کی عقل و دانش پرور اصل ان کے دلوں میں اللہ
 تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا بعض بھرا ہوا ہے

حسبنا الله ونعم الوكيل .

اللهم صل وسلم وبارك على الحبيب النبى
الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين .

(٩)

سید دو عالم ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرو اور سید ہے جنتِ جاہ

جب اذ ان ہو اور موقن اشهد ان محمد رسول الله
پڑھے تو مستحب ہے کہ نام نامی اسم گرامی سننے والا درود پاک پڑھے
پڑھے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے، ایسا کرنے والے کو
حبیب خدا ﷺ جنت میں لے جائیں گے۔
چنانچہ رد المحتار (فتاوی شامی) میں ہے

ويستحب أن يقال عند سماع إلا ولی من

الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله وعند الثانية

منها قراءة عینی بک یا رسول الله ثم يقول اللهم متعمنى

بِالْسَمْعِ وَالْبَصْرِ بَعْدَ وَضْعٍ ظَفْرِي إِلَّا بِهَا مِينَ عَلَىٰ

الْعَيْنَيْنِ فَإِنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ قَائِدَ الْأَلَّهِ إِلَىٰ

الْجَنَّةَ كَذَافِي كَنْزِ الْعِبَادِ قَهْسَتَانِي وَنَحْوَهُ فِي فَتاوِيٍّ

الصوفية.

﴿رِدُّ الْمُخْتَارِ﴾ - ص ۳۹۸ جلد ا، طحاوی علی المراغی - ص ۱۵۶

یعنی جب اذان میں موذن اشہد ان محمد ارسل

الله کہے تو مستحب ہے کہ سنن والا کہے صلی اللہ علیک یا

رسول اللہ اور جب دوسرا مرتبہ یہی کلمہ سے تو کہے قرة عینی

بک یا رسول اللہ اللهم متعمنی بالسمع والبصر اور

انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبی کریم ﷺ میں

جنت لے جائیں گے جیسے کہ یہ مسئلہ کنزا العباد میں ہے اور ایسے ہی

فتاویٰ صوفیہ میں ہے۔

نیز علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں فرمایا و فی

کتاب الفردوس من قبل ظفری ابها میہ عند سماع

ا شہد ان محمد ا رسول اللہ ، فی الاذان انا قائد ۵ ، و

م د خلہ فی صفو ف الجنة و تما مه ، فی ح و اشی
البحر للر ملی .

﴿ر د المختار - ص ۳۹۸ جلد ا

یعنی کتاب الفردوس میں یوں ہے کہ جس نے اذان میں
ا شہد ان محمد ا رسول اللہ - سنا اور انگوٹھوں کو بوسہ دیا تو
سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ میں ایسے شخص کا قائد ہوں
گا اور جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نیز طحاوی علی مراتی الفلاح میں مزید فرمایا:

و ذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر

الصادق رضی اللہ عنہ فرفو عامن مسح العین بباطن

انملة السبا بتین بعد تقبیلہما عند قول المؤذن ا شہد

ان محمد ا رسول اللہ ، و قال ا شہد ان محمد ا عبد ه

وَرَسُولِهِ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبِّا وَبَا لَا سَلَامٌ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَةٌ .

﴿ طَهَاوِي - ص ۱۶۵، مَقَاصِدِ حَسَنَة - ص ۳۸۲ ﴾

یعنی دیلمی نے فردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی
مرفوع حدیث بیان کی کہ جو شخص انگلیوں کو بوسہ دے اور ان دونوں
کو آنکھوں پر لگائے جبکہ موذن اشہد ان محمد ارسلان اللہ
پڑھے اور سننے والا ساتھ یہ بھی کہے اشہد ان محمدًا

عَبْدَهُ وَرَسُولِهِ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبِّا وَبَا لَا سَلَامٌ دِينًا

وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا تَوْسِيرِ کاری فرمان ہے کہ ایسے شخص کے
لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

﴿ نُوٹ ﴾

بعض لوگ لم يصح في المرفوع سے غلط مطلب
لے کر کہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث تو صحیح ہی نہیں تو کیا ثابت ہوگا، اس

غلط مطلب کا ازالہ کرنے کے لیے علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا و بمثله یعمل فی الفضائل یعنی فضائل اعمال میں اگر رفع صحت تک نہ بھی پہنچا ہو تو عمل کرنا جائز ہے۔

فجزا هم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء.

اسی لیے حضرت ملا علی قاری نے فرمایا:

و اذا ثبت رفعه الى الصديق رضي الله عنه فيكفي

للعمل به لقوله عليه الصلوة والسلام عليكم بسنّتى

و سنة الخلفاء الراشدين.

﴿ موضوعاتِ کبیر - ص ۱۰۸ ﴾

یعنی جب اس روایت کا رفع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے یعنی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مرفوعاً ثابت ہے تو عمل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ رسول ﷺ کا فرمان عالی شان ہے اے امت تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

﴿عجوبہ﴾

فقیر ابوسعید غفرلہ، جن ایام میں بحکم سیدی محمدثا عظم پاکستان رحمت اللہ علیہ فتویٰ نویسی پر مأمور تھا ان دونوں ایک صاحب دارالافتات جامعہ رضویہ میں آئے اور سوال کیا کہ کیا کسی فتویٰ کی کتاب میں اذان سن کر سرکار ﷺ کے نام مبارک پر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے وہ بولے مجھے دکھاؤ میں نے پوچھا اس پوچھنے کی ضرورت کیوں پڑی وہ بولے کہ میں فیصل آباد کی جامع مسجد کچھری بازار کے خطیب مفتی صاحب کے ہاں گیا اور وہاں سوال کیا کہ کسی فتویٰ کی کتاب میں اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہے؟ مفتی صاحب نے کہا ہے کہ فتاویٰ کی کسی کتاب میں اس کا ذکر ہی نہیں ہے اس لیے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں فقیر نے اسی وقت (۱) فتاویٰ شامی رد المحتار اور (۲) طحطاوی شریف نکال کر دکھاویں کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو یہ دونوں کتابیں فتویٰ کی ہیں، وہ صاحب دیکھ کر بہوت ہو کر رہ گئے کہ واقعی وہ

دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی عظمت کو چھپا جاتے ہیں
اور یہودیوں کا کردار ادا کرتے ہیں ۔

حسبنا اللہ ونعم الوکيل ۔

نوت

فتاویٰ شامی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} رد المحتار ^{فتویٰ} کی ایسی کتاب ہے کہ اس کے سوا کسی
خفی مفتی کو فتویٰ چلانا بہت مشکل ہے خواہ وہ مفتی بریلوی ہو خواہ
دیوبندی اور یہ کتاب فتاویٰ شامی عموماً ہر خفی مفتی کے پاس ہوتی ہے
لہذا مفتی ہو کر یہ کہنا کہ فتویٰ کی کسی کتاب میں سرکار ﷺ کا اذان
میں نامِ پاک سن کر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہی نہیں یہ سراسر کتمانِ شان
مصطفیٰ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} ہے اور یہ اس کے مترادف ہے کہ کوئی دوپھر کے
وقت جب کہ آفتاب پوری چمک دمک کے ساتھ فلک پرتا بندہ ہو اور
کوئی کہے کہ سورج ہے ہی نہیں (یا اللہ تعالیٰ تعصباً سے بچا اور اپنے
حبیب ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی سچی محبت عطا فرم) آمین بجاه من اتخد ته
حبيبا في الدنيا والآخرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی اللہ
واصحا به اجمعين

نام مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی تعظیم سے آنکھ سے کنکری نکل گئی

حضرت فقیہہ محمد بابا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نہیں نکلتی تھی اور جب اذان ہوئی اور موذن نے کہا اشہد ان محمد ارسوں اللہ تو یہ سن کر میں نے بھی یہی کہا فوراً کنکری نکل گئی۔ ﴿۳۸۳﴾ مقاصد حسنة۔ ص

نام محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے سامنے کنکری کا نکل جانا معمولی بات ہے

مندرجہ بالا واقعہ سن کر علامہ رداد نے فرمایا:

وَهَذَا يَسِيرٌ فِي جنبِ فضائلِ الرَّسُولِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ

یعنی فضائل مصطفیٰ ﷺ کے مقابلہ میں کنکری کا نکل جانا معمولی سی

بات ہے ﴿مقاصد حسنہ - ۳۸۲﴾

ازان میں نام حبیب خدا ﷺ سن کر درود پاک
پڑھنے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے والے
کی آنکھیں کبھی نہ دھیں گی۔

حضرت شمس الدین بن صالح مدینی جو کہ مسجد نبوی شریف
کے امام و خطیب تھے اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں نے بعض
مصری متقد میں سے سنا، فرماتے تھے کہ جب کوئی اذان میں نام
حبیب ﷺ سنے اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو چوم کر آنکھوں
سے لگائے اُس کی آنکھیں کبھی نہ دھیں گی۔

﴿مقاصد حسنہ - ص ۳۸۲﴾

بعض شیوخ عراق کا اسی سے ملتا جلتا قول مبارک

یہی حضرت شیخ ابو صالح مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں
نے فقیہہ محمد المر وندی سے سنا وہ بعض مشائخ عجم سے بیان فرمائے ہے
تھے کہ جب اذان میں نامِ نامی اسم گرامی جبیب خدا ﷺ سے تو
انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے:

صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ و یا
حبیب قلبی و یا نور بصری و یا قرة عینی .

اس کے بعد فرمایا: کہ میں نے جب سے یہ عمل شروع کیا ہے
میری آنکھیں کبھی نہیں دکھیں۔ ﴿مقاصد حسنة - ص ۳۸۲﴾

مسجد نبوی شریف کے خطیب ابو صالح مدینی رحمۃ اللہ علیہ یہ
سارے واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَإِنَّ لِلَّهِ الْحَمْدَ وَالشُّكْرُ مِنْذِ سَمِعْتَهُ مِنْهُمَا اسْتَعْمَلْتَهُ

فَلَمْ تَرْمِدْ عَيْنِي وَارْجُوا إِنْ عَافَتْهُمَا تَدْوِمْ وَانِّي أَسْلَمْ

مِنْ الْعُمَىٰ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ . ﴿٣٨٢﴾ مَقَاصِدُ حَسَنَةٍ - ص

یعنی اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ جب سے میں نے ان دونوں بزرگوں سے مندرجہ بالا ارشاد مبارکہ سنے ہیں میں بھی یہی عمل کرتا ہوں لہذا میری بھی آنکھیں آج تک نہیں دکھیں اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ میری آنکھیں ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور میں اندھا بھی نہیں ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿٣٨٣﴾ مَقَاصِدُ حَسَنَةٍ - ص

﴿١٥﴾

حضرت خواجہ فقیہہ محمد بن سعید خولانی فرماتے ہیں مجھ سے عالم فاضل فقیہہ ابوالحسن علی محمد بن حبیب حسینی نے بیان کیا اور انہوں نے فقیہہ زاہد بلای سے انہوں نے سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص سنے کہ موذن: اشہد

ان محمد رسول الله کہہ رہا ہے اور وہ سن کر پڑھے مر جبا

بجیبی و قرة عینی محمد بن عبد الله ﷺ اور انگوٹھوں

کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ نہ کبھی اندھا ہو گا نہ اُس کی آنکھیں

دکھیں گی۔

﴿۱۶﴾

یوں ہی خواجہ شمس الدین محمد بن ابوالنصر بخاری سے مروی

ہے کہ جو کوئی یہ عمل کرے گا وہ کبھی اندھا نہیں ہو گا۔

﴿۳۸۵﴾ مقاصد حسنہ۔ ص

﴿۱۷﴾

شرح نقایہ میں ہے:

واعلم انه، يستحب ان يقال عند سماع الاولى

من الشهادة صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و عند

الثانية منها ما قرأة عینی بک یا رسول اللہ ثم يقال

اللهم متعمنى بالسمع والبصر بعد وضع ظفرى الا بها مين

عَلَى الْعَيْنِينَ فَإِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لَهُ 'قَائِدًا

إِلَى الْجَنَّةِ .

﴿ منیر العین - ص ۱۳ ﴾

یعنی جاننا چاہیے کہ جب موذن اذان میں پہلی بار اشہد

ان محمد ا رسول اللہ پڑھے تو مستحب ہے کہ سننے والا

انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ اور جب موذن دوسری بار کہے اشہد ان

محمد ا رسول اللہ تو سننے والا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے

اور کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللهم متعنی

بِالسمع وَ البصر - ایسا کرنے والے کو حبیب خدا ﷺ جنت

لے جائیں گے

﴿ منیر العین - ص ۱۳ ﴾

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى الْهُوَاجِحَةِ بَهِ اجْمَعِينَ

کیوں میرے مسلمان بھائی میرے آقا تا جدارِ مدینہ ﷺ کے

امتی تجھے بھی جنت چاہیے یا نہیں۔

اسی طرح فتاویٰ صوفیہ میں ہے۔

اذاں میں نام پاک سن کر انگوٹھوں کو چوم کر
آنکھوں پر رکھنا جائز و مستحب ہے

شیخ المشائخ علامہ جمال الدین مکی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا

سئلہ عن تقبیل الابها میں و وضعہما علی العینین عند

ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان هل هو جائز ام لا اجابت

بما نصہ، تقبیل الابها میں و وضعہما علی العینین عند

ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان جائز بل

هو مستحب صرح به مشائخنا .

﴿منیر العین - ص ۱۲﴾

یعنی حضرت شیخ جمال الدین فرماتے ہیں مجھ سے سوال ہوا کہ اذان

میں حبیب خدا علیہ السلام کا نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر

آنکھوں پر لگانا جائز ہے یا نہیں تو میں نے ان الفاظ سے جواب دیا

اذان میں نام نامی اسم گرامی رسول اللہ ﷺ کا سن کر آنکھوں کو
چوم کر آنکھوں پر لگانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے جیسے کہ ہمارے بزرگوں
نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کی تصریح کی ہے۔

اللهم صل وسلام وبارك على حبيبك

الكريم و على آلـه واصحا به اجمعين .

صاحب روح البیان کے نزدیک بھی اذان میں نام مبارک سن
کر آنکھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے۔

ويستحب أن يقول عند سماع الأولى من

الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله و عند سماع

الثانية قرأة عيني بك يا رسول الله ثم يقول اللهم

متعني بالسمع والبصر بعد وضع ظفرى

الابها مين على العينين كما في شرح القهستانى و

في تحفة الصلوة للكاشفي صاحب التفسير نقلًا

عن الفقهاء الكبار۔ ﴿تفسیر روح البیان - ص ۲۶۰ جلد ۲۲﴾

یعنی اذان میں جب پہلی بار سنے: اشهد ان محمدًا

رسول الله تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے: صلی الله علیک

یا رسول الله - اور جب دوسری بار سنے تو کہے: قرۃ عینی

بک یا رسول الله۔ ﴿آپ کی برکت سے میری آنکھوں کی

ٹھنڈک ہے﴾ جبکہ دونوں بار انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے۔ یوں

شرح قہستانی میں ہے اور انھوں نے بڑے بڑے فقہاء کرام سے
نقل کیا ہے۔ صلی الله علی النبی الکریم و علی

اله واصحا به اجمعین.

(۲۰)

﴿اذان میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا یہ سیدنا
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے﴾

دیلمی نے فردوس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی

حدیث پاک ذکر کی ہے کہ انہوں نے جب موذن کو اشہد ان

محمد اَرسُول اللَّهِ پڑھتے سناتو ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ﷺ نے اسی طرح کیا اور انگلیوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگایا یہ دیکھ کر

رحمت والے نبی ﷺ نے فرمایا: من فعل مثل ما فعل خلیلی

فقد حلت عليه شفاعة تى ولا يصح.

﴿مقاصد حسنة - ص ۳۸۲﴾

یعنی جو کام میرے خلیل ابو بکر نے کیا ہے جو مسلمان ایسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی اور اس کی سند درجہ صحت تک نہیں پہنچی۔

﴿تنبیہ﴾

فضائل اعمال میں اگر چہ سند درجہ صحت تک نہ بھی پہنچ تو حرج نہیں۔

﴿وَيَكْتَبُونَ كِتَابَ حَكْمِ الْفُعَالِ﴾

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی
قدس سرہ بھی اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھے
چوم کر آنکھوں پر لگاتے تھے

جو اہر مجددیہ میں ہے ﴿سیدنا امام ربانی قدس سرہ﴾ جس وقت
اذان سنتے اس کا جواب دیتے اور بوقت شہادۃ ثانیہ ﴿اشہد ان
محمد اُر رسول اللہ﴾ تقبیل ابھا میں ﴿انگوٹھے چوم کر
آنکھوں پر لگاتے﴾ اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ
پڑھتے۔

﴿جو اہر مجددیہ۔ ص ۵۲، مصنفہ حضرت خواجہ حسین نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱)

اے میرے عزیز غور کر یہ امام ربانی کون ہیں یہ وہ ہیں جن
کے متعلق پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبوب سجافی قطب

ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے بشارت دی تھی، ہوایوں کہ
 ایک دن سیدنا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگل میں مراقبہ
 کر رہے تھے کہ یا کیا ایک نور آسمان سے نمودار ہوا اس سے سارا
 جہاں منور ہو گیا اور الہام ہوا کہ آپ سے پانچ سو سال بعد جب کہ
 جہاں میں شرک و بدعت پھیل جائے گی اس وقت ایک بزرگ جو کہ
 وحید امت ﴿یکتا امت﴾ پیدا ہو گا وہ دنیا سے شرک و گمراہی کو
 ملیا میٹ کر دے گا، دین مصطفیٰ ﷺ کو نئے سرے سے تازگی بخشے
 گا اور اس کی صحبت کیمیا ہو گی، اس کے صاحبزادے اور خلفاء بارگاہ
 صدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ یہ سن کر سیدنا غوث اعظم جیلانی
 بغدادی قدس سرہ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے کمالات ﴿نسبتِ
 قادریہ﴾ سے بھر پور کر کے اپنے صاحبزادے تاج الدین سید
 عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب اس بزرگ کا
 ظہور ہو یہ خرقہ ان کے حوالے کر دینا اس وقت سے وہ خرقہ خاص
 سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے نصیحت کے

مطابق سپردهوتارہا حتیٰ کہ ۱۳۰۷ھ میں سیدنا غوث اعظم محبوب
سبحانی قطب ربانی قدس سرہ کی اولاد پاک میں سے سیدنا سکندر
شاہ کیستھلی رحمتہ اللہ علیہ اسے کیستھل سے اٹھا کر سر ہند شریف لائے
اس وقت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ مراقبہ میں تھے
تو اچانک حضرت شاہ سکندر کیستھلی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے اوپر
ڈال دیا جس سے آپ نسبت قادریہ کے فیض سے بہت زیادہ
مسرور ہوئے۔

﴿جو اہر مجددیہ - ص ۱۰﴾

(۲)

یہ وہ امام ربانی ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ احمد جام رحمۃ
اللہ علیہ نے فرمایا تھا آج سے چار سو سال بعد میرا ایک ہم نام پیدا
ہوگا ﴿شیخ احمد جام کا نام بھی احمد تھا اور سیدنا امام ربانی کا نام بھی احمد
ہے﴾ ﴿رضی اللہ عنہما﴾ وہ میرے بعد میرے ہم ناموں سے افضل
ہوگا۔

﴿جو اہر مجددیہ - ص ۱۰﴾

(۳)

یہ وہ امام مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں جن کے متعلق حضرت
 شیخ احمد جام رحمہ اللہ کے صاحبزادے شیخ ظہور الدین رحمہ اللہ نے
 فرمایا ہے کہ میرے والد ماجد کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت
 کی تھی تو میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا بڑے بڑے مشائخ
 کرام کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں لیکن آپ کے حالات
 سب سے ممتاز ہیں، یعنی کہ آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال
 بعد ایک میرا ہم نام بزرگ پیدا ہو گا اس کے حالات مجھ سے
 بھی کہیں افضل ہوں گے۔

﴿جو اہر مجدد یہ۔ ص ۱۰﴾

حضرت شیخ ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت شیخ احمد جام
 رحمۃ اللہ کا مذکورہ قول مبارک تحریر فرمایا ہے کہ شیخ احمد جام کا وصال
 ۶۰۰ھ میں ہوا اور حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کا ظہور ۷۰۰ھ
 میں ہوا جو کہ پورے چار سو سال بنتے ہیں لہذا ثابت ہوا کہ وہ

بزرگ جنکی بشارت دی گئی تھی وہ آپ ہی ہیں۔

﴿جو اہر مجدد یہ۔ ص ۱۰﴾

(۲)

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ خلیل بد خشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک بزرگ جو کہ افضل ترین اولیاء امت سے ہوں گے ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں میری ان کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکے گی جس کا مجھے افسوس ہے پھر آپ نے ایک خط حضرت امام ربانی کے نام لکھ کر اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بد خشی کے حوالے کیا اور وہ خلیفہ صاحب اس خط کو لے کر ۱۰۲۲ھ میں آئے اور حضرت امام ربانی قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا اس خط میں دعا کے لیے عرض داشت تھی، سیدنا امام ربانی نے وہ خط پڑھ کر دعا کی اور پھر فرمایا شیخ خلیل اللہ بد خشی کا مقام کبार اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔

﴿جو اہر مجدد یہ۔ ص ۱۱﴾

(۵)

یہ امام ربانی ہیں کہ جب الحادوبے دینی عروج پر پہنچ گئی تو
 لوگ حضرت سلیم چشتی اور حضرت شیخ نظام نارنوی اور حضرت شیخ
 عبد اللہ سہروردی رحمہم اللہ کی خدمت میں اکبر بادشاہ کی بے دینی کی
 شکایات لے کر آتے تو یہ اولیاء امت توجہ باطنی کے بعد فرماتے صبر
 کرو عنقریب ایک امام وقت اور اسلام کا مجدد پیدا ہونے والا ہے وہ
 اس بے دینی اور گمراہی کو دفع کرے گا اور قیامت تک اس کا نور باقی
 رہے گا۔

﴿جوہر مجددیہ۔ ص ۱۱﴾

(۶)

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں جن کے متعلق
 جب آپ کے والد ماجد حضرت شیخ عبد الواحد (رحمۃ اللہ علیہ)
 اپنے پیر و مرشد خواجہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت
 کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ عبد القدوس نے فرمایا کہ آپ

کی پیشانی میں ایک ولی برق کا نور جلوہ گر ہے اس نور سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے اور بدعت و گمراہی مت جائے گی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو دربارِ الٰہی میں وسیلہ بناؤں گا۔

﴿جو اہر مجدد یہ۔ ص ۱۱﴾

(۷)

یہ امام ربانی قدس سرہ ہیں کہ جس سال ۱۷۹ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی اس سال خان اعظم خاں کے دربار نجومی اکٹھے ہوئے اور سب نے کہا تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہو رہا ہے جس سے یہ نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں کہ کوئی مرد خدا پیدا ہو رہا ہے جو کہ اسلام کو تازگی بخشدے گا۔

﴿جو اہر مجدد یہ۔ ص ۱۱﴾

(۸)

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی ہیں کہ ان کی ولادت کے سال اراکین سلطنت نے کچھ خوابیں دیکھیں کہ سر ہند سے ایک نور کا ظہور ہوا ہے انہوں نے یہ خوابیں شیخ کبیر الاولیاء کی خدمت میں

عرض کیں آپ نے فرمایا سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا گیا ہے یہ
کسی ولی برحق کی ولادت کی طرف اشارہ ہے۔

﴿جواہر مجددیہ - ص ۱۱﴾

(۹)

یہ وہ امام ربانی ہیں جن کے متعلق آپ کے والد ماجدر حمۃ اللہ
نے ایک دن مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ جہان میں تاریکی پھیلی
ہوئی ہے اور ریپھ، بندر، خزری، لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔
پھر یک دیکھا کہ ان کے اپنے سینے سے ایک نور نکلا جس سے
سارا جہان روشن ہو گیا اور اس نور نے سب درندوں ﴿خزری،
ریپھ وغیرہ﴾ کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے پھر دیکھا کہ ایک نورانی تخت
ہے جس پر ایک ذیشان بزرگ جلوہ گر ہیں اور ان کے چاروں
طرف بہت سے نورانی بزرگ اور فرشتے با ادب کھڑے ہیں اور ان
کے سامنے طالموں اور جابریوں کو لا کر ذبح کیا جا رہا ہے اور منادی ندا
کر رہا ہے:

قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا .

آپ کے والد ماجد نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کی تھی رحمہ اللہ جو کہ سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کی اولادِ امجاد میں سے تھے عرض کیا آپ نے سن کر فرمایا آپ کے ہاں فرزند پیدا ہو گا جو افضل اولیاء امت سے ہو گا اس کے نور سے شرک و بدعت کی گمراہی دور ہو گی اور دینِ مصطفیٰ ﷺ کو روشنی اور فروغ حاصل ہو گا

﴿جو اہر مجدد یہ۔ ص ۱۲﴾

عزیز مسن یہ مندرجہ بالا چند سطریں میں نے اس لیے لکھی ہیں کہ اس پر غور کیا جائے اتنی بڑی ہستی جن کی بزرگی جن کے علم و فضل کا چار دانگ عالم میں ڈنکانج رہا ہے جن کی بزرگی کی بڑے بڑے ولیوں، قطبوں، غوثوں نے صد ہا سال پہلے بشارتیں دیں وہ اس مبارک عمل (جس پر حصول جنت اور گناہوں سے بخشنش کی نوید ہے) عمل پیرار ہے کیا وہ عمل بھی بدعت اور ناجائز ہو سکتا ہے کیا یہ لوگ جو انٹ شندت باتیں بنائیں کر اس مبارک عمل کو روکنے کی لا حاصل کوشش

کرتے ہیں وہ با تین ان اکا برتک نہ پہنچیں کیا وہ ان پڑھتھے،
 عزیز من جن کے دل محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہیں وہ
 تو کسی قیمت پر نہیں مانیں گے لیکن تو تو اپنے دل کو صاف کر میرے
 عزیز اسی عمل سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر ایسے لوگوں کے دلوں
 میں رقی بھر بھی عشق رسول ﷺ ہوتا تو یہ ہرگز ہرگز ان کا رنه کرتے
 بہر حال بطورِ نصیحت عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ایسے ہی لوگوں
 کے ساتھ میل جوں، محبت و دوستی رکھی تو قبر میں جان دو عالم ﷺ
 کو نہیں پہچان سکو گے، لہذا ابھی وقت ہے ہوشیار ہو، بیدار ہو اور ان
 اکا برا اولیاء کا دامن تھام لے جنکی بزرگی اور علم و فضل سے جہان
 روشن ہے۔

ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما تو فيقي
 الا با لله العلى العظيم .

اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چونے اور آنکھوں پر
لگانے سے الگے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت شیخ ابو طالبؑ کی رحمتہ اللہ علیہ نے قوت القلوب

میں فرمایا:

روایت کردہ از ابن عینیہ کہ حضرت پیغمبر ﷺ بمسجد درآمد

وابو بکر رضی اللہ عنہ ظفرابہا میں چشم خود را مسح کردہ گفت قرۃ عینی بک

یار رسول اللہ۔ وچوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فرا غشی روئے نمود

حضرت رسول اللہ ﷺ فرمود کہ ابا بکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی

از روئے شوق بلقاء من و کند آنچہ تو کردی خدائے در گذر کند

گناہاں ویرا آنچہ با شندنو و کہنہ خطاو عمد و نہاں و آشکارا در مضرات

بریں وجبہ نقل کردہ۔ ﴿حاشیہ تفسیر جلالیں - ص ۳۵﴾

یعنی ابن عینیہ سے مروی ہے کہ جبیب خدا ﷺ ایک دن

مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلاں رضی اللہ عنہ نے اذان کی
 اور جب اشہد ان محمد ا رسول اللہ کہا تو حضرت صدیق
 اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگا کر پڑھا: قرۃ عینی
 بک یا رسول اللہ - اور جب حضرت بلاں رضی اللہ عنہ نے
 اذان ختم کی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر جو کوئی یہ
 پڑھے جو تو نے پڑھا ہے از روئے شوق دیدار اور ایسے کرے جیسے
 تو نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نئے پرانے پوشیدہ اور طاہر گناہ نیز
 خطاوں میں سب معاف فرمادے گا۔

اللهم صل وسلام وبارك على النبي المختار
 سيد الابرار زين المرسلين الاخير و على آله
 واصحابه الابرار الى يوم القرار .

زال بعد محشى نے فرمایا وقد اصاب القهستاني في

(حاشیہ جلالیں - ص ۳۵)

القول باستحبابه

یعنی علامہ قہستانی نے بالکل درست فرمایا ہے کہ یہ عمل

مستحب ہے، پھر فرمایا: وَ كَفَانَا كَلَامُ الْأَمَامِ الْمَكِيِّ فِي

كتابه فانه قد شهد الشیخ السهر وردی فی العو ارف

المعارف بو فود علمه و کثرة حفظه و قوته حاله۔

﴿حاشیہ جلالین - ص ۳۵۷﴾

یعنی ہمارے لیے شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ عنہ کا قول مبارک
کافی ہے کیونکہ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
نے عو ارف المعرف میں خواجہ ابو طالب مکی کے علم کے وافر ہونے
اور حال کی قوت اور مضبوط یاد اشت کی گواہی دی ہے۔

والحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام

علی حبیبہ سید الانام و علی آله و اصحابہ اجمعین۔

نیز مجشی نے آخر میں فرمایا: وَ لَقَدْ فَصَلَنَا وَ اطَّبَنَا الْكَلَامَ لَا نَ

بعض النَّاسِ يَنَازِعُ فِيهِ لَقْلَةُ عِلْمِهِ۔

﴿حاشیہ جلالین - ص ۳۵۷﴾

یعنی ہم نے اس مسئلہ کو اس لیے تفصیل کے ساتھ لمبا کر کے

بیان کیا ہے کہ بعض کم علم لوگ اس مسئلہ میں جھکڑا کرتے ہیں۔

صلی اللہ علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ

واصحابہ اجمعین۔

{تنبیہ}

تفسیر جلالیں کے مخشی نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں جو لوگ نزاع کرتے ہیں وہ کم علم ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ صرف کم علم ہی نہیں بلکہ وہ کم عقل بھی ہیں اور بد نصیب بھی ہیں، اور صرف میں ہی نہیں کہتا بلکہ مرزا غالب بھی یہی کہہ گئے ہیں:

الفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ایمان والے ولیوں، نبیوں کے ساتھ خصوصاً حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ محبت والفت کرتے ہیں، تو احمق لوگ کہتے ہیں تم ان کی پوجا کرتے ہو لہذا شرک کرتے ہو۔ اسی وجہ سے وہ احمق کہلائے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

﴿لطیفہ﴾

میرے عزیز ڈاکٹر محمد آصف سلمہ نے ایک واقعہ بتایا اپنی آپ بیتی
 سنائی کہ میں ایک دن نماز کے لیے کچھری بازار کے باہر جو مسجد ہے
 اس میں نماز پڑھنے کے لیے گیا اور جب اذان ہوئی اور آقائے
 دو جہاں ﷺ کا نام نامی سناتو انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگایا اور
 درود شریف پڑھا اور نماز پڑھی پھر جب میں باہر نکلنے لگا تو ایک
 صاحب باریش جو کہ میرے انتظار میں بیٹھے تھے وہ بولے بھائی
 بات سن میں نے کہا فرمائیے وہ بولے یہ تو نے کیا کیا میں نے پوچھا
 کیا ہوا وہ بولے تو نے جو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے تو نے
 شرک کیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے انہوں
 نے کہا ہاں ہو چکی ہے میں نے کہا تو نے کبھی بیوی کا منہ چوما ہے وہ
 بولے اس کا کیا مطلب ہے میں نے کہا تجھے اپنی بیوی پیاری لگتی
 ہے تو اس کا منہ چوم لیتا ہے مجھے میرے آقا ﷺ کا نام پاک پیارا
 لگتا ہے میں وہ چوم لیتا ہوں نہ وہ فرض نہ یہ فرض۔

پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا تو میں نے کہا بس آپ مجھے قرآن و حدیث سے ایک حوالہ دکھا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ اذان میں نبی علیہ السلام کا نام سن کر انگوٹھے مت چومو تو آج ہی توبہ کر لیتا ہوں اس پر وہ لا جواب ہو کر خاموش ہو گیا اور چلتا بنا۔

﴿نوت﴾

میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے سچ کہا کیونکہ قانون ہے عدم ثبوت ثبوت عدم نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

﴿سوال﴾

آپ نے ایک مستحب عمل پر اتنا زور کیوں دیا ہے۔ آخر یہ کوئی فرض واجب تو نہیں ہے۔

﴿جواب﴾

بیشک اذان میں نام نامی اسم گرامی سن کر محبت کے ساتھ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا یہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت

موکدہ بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے لیکن یہ عمل صد ہا برکات کا حامل ہے اس میں محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں ﷺ اور اسی عظمتِ حبیب ﷺ کی برکت سے جنت کا حصول ہے، اسی کی برکت سے صد سالہ گنہگار بخشے جاسکتے ہیں۔ لہذا اسی جذبہ کے تحت فقیر نے خیرخواہی کے طور پر اس مسئلہ کو تفصیل سے لکھا ہے تاکہ میرے آقارحمتِ دو عالم ﷺ کی امت اس پر عمل پیرا ہو کر شفاعت کی حقدار ہو کر ان کے ربِ کریم سے جنت حاصل کر سکے۔

وَمَا ذَكَرَ عَلَى اللَّهِ بَعْزِيزٍ . وَاللَّهُ تَعَالَى الْمُوْفَقُ
وَنَعِمُ الْوَكِيلُ وَلَا حُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَحْبَبِهِ رَحْمَةً لِلْعُلَمَاءِ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْحَابِهِ اجْمَعِينَ .

﴿وَاقِعَهُ﴾

فقیر ابو سعید غفرله، ایک دن ایک کامل ولی جو کہ صاحبِ کشف

وکرامت ہیں جو کہ دل کے خطرات پر گفتگو فرماجاتے ہیں، فقیر ان کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دورانِ گفتگو دو با تیں ارشاد فرمائیں، ایک یہ کہ جب تک انسان نبی کریم ﷺ کی محبت و عظمت دل میں نہ بٹھائے صرف اللہ اللہ کرنے سے کچھ نہیں بنتا اللہ تو سکھ بھی کرتے ہیں، یہودی، عیسائی بھی کرتے ہیں اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ دورانِ گفتگو رسول اکرم ﷺ کا نام پاک سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا مسئلہ زیر بحث آیا آپ نے فرمایا جو مسلمان نام پاک سن کر انگوٹھے نہ چوئے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسی بنا پر دوزخ بھیج دے یہ ارشاد سن کر میرے دل میں فوراً خیال آیا کہ یہ عمل نہ تو فرض ہے نہ واجب نہ سنت بلکہ یہ تو صرف مستحب اور باعث برکت ہے، اس کا ترک کرنا کفر تو نہیں کہ اس کے نہ کرنے سے دوزخ کا حقدار ہو، میرے دل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے فرمایا یہ عمل ہے تو مستحب اس میں شک نہیں لیکن اگر چند مسلمان بیٹھے ہوں اور اذان میں

نامِ مصطفیٰ ﷺ سن کر باقی سب نے انگوٹھے چومنے مگر ان میں ایک شخص نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کا بعض ہے ورنہ وہ دوسروں کو دیکھ کر ہی یہ عمل کر لیتا اور بعض رسول کفر ہے اور کفر کی سزا یقیناً دو زخ ہے۔ ﴿اوکمال قال﴾ یہ سن کر فقیر کا دل باغِ باغ ہو گیا کہ ایسی باری کیاں اولیاء کرام ہی بیان کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ایمان اور عشق رسول مکو زو مر بو ط کرے اور جب دل میں ایمان آجائے تو سارے شکوک و شبہات خود خود ختم ہو جاتے ہیں۔

جیسے کہ اکابر کا ارشاد ہے:

الا يَمَنْ يَقْطُعُ الْاعْتِرَاضُ وَالْانْكَارُ ظَاهِرًا وَبَا طَنًا۔

یعنی ایمان ظاہر باطنی اعتراض و انکار کی جڑ کاٹ پھینکتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

محتاج دعاء فقیر ابو سعید محمد امین غفرلة ولوالديه ولا حبا به

نوت

سیدالکونین ﷺ کے نام پاک کی برکتیں کیا ہیں اس کے متعلق فقیر کی کتاب ”آبِ کوثر“ کا مطالعہ کریں اور اندازہ کریں کہ اس نام نامی اسم گرامی کے دامن میں کیسی کیسی دین و دنیا کی سعادتیں برکتیں رحمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں۔

والله تعالیٰ الموفق ونعم الوکيل نعم المولی
ونعم النصیر۔

فائدہ

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ اور ارشادات عالیہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

(۱) اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

(۲) رحمت والے نبی ﷺ نے اس عمل کو پسند فرمایا ہے۔

﴿۳﴾ اور ایمان والوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔

﴿۴﴾ اور اس پر عمل کرنے والے کو شفاعت کی نوید سنائی ہے اور یہ ایک نعمتِ عظیمی ہے۔

﴿۵﴾ ایسا کرنے والے کے نئے پرانے عمد و خطا، ظاہر، باطن گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿۶﴾ نامِ نامی اسم گرامی کی تعظیم کرنے والے کو حبیبِ خدا ﷺ جنت میں داخل فرمائیں گے۔

﴿۷﴾ ایسا کرنے والے کی آنکھیں نہیں دکھتیں۔

﴿۸﴾ اذان میں نام پاک سن کر درود پاک پڑھنا، انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا بڑے بڑے جلیل القدر علماء فقہاء محدثین اور اولیاء کرام کے نزدیک جائز و مستحب اور باعثِ صد ہا برکات ہے۔ مثلاً سید الفقہاء علامہ سید ابن عابدین صاحب رد المحتار فتاویٰ شامی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ ابو طالبؒ کی رحمۃ اللہ علیہ جن کے علم و ثقاہت حفظ کی شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے

تصدیق کی۔

اور حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب شرح نقایہ و صاحب فتاویٰ صوفیہ و صاحب شرح قہستانی و صاحب کنز العباد اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے عمل کر کے مہر تصدیق ثبت کر دی۔

﴿تنبیہ﴾

اس مبارک اور مستحب فعل سے منع کرنے والے حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ممانعت کا ایک قول دکھادیں یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میرے جبیب کا نام سن کر انگوٹھے مت چومو یا خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ میرا نام سن کر انگوٹھے نہ چومو، پس ایک قول دکھادیں اور اگر وہ ممانعت کا ایک قول بھی نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو مندرجہ ذیل سوال کا جواب دیں۔

﴿سوال﴾

ممانعت کا ایک قول بھی نہ ہوا اور جواز کے دلائل کا انبار موجود ہو جو کہ کتاب ہذا کے سنتیں ﴿32﴾ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اس کے باوجود یہی رٹ لگائے جانا کہ ہمیں تو کوئی ثبوت ملا، ہی نہیں، کیا ایمان کا یہی تقاضا ہے؟ کیا محبت رسول اسی کو کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی مسلم کہ عدم ثبوتِ ثبوت عدم نہیں ہوتا پھر کس قانون سے منع کرتے ہیں۔ فَاعْتَبِرُ وَايَا اولى الابصار۔ ﴿فَقِيرَابُوسْعِيدَغَفْرَلَهُ﴾

زال بعد ہم ان حضرات کے اکابر کا نظریہ پیش کر رہے ہیں جو کہ اس مبارک اور باعثِ صد ہا برکاتِ عمل سے محروم ہیں جس عمل پر بخشش کی اور حصول جنت کی نوید ہے۔ پڑھئے اور عمل کر کے رب العالمین جل جلالہ سے جنت حاصل کیجئے۔

مولوی عبد الشکور دیوبندی لکھنؤی اپنی تصنیف "علم الفقه" کے صفحہ ۱۵۹ پر لکھتے ہیں اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ

اشهد ان محمد ا رسول اللہ سے تو یہ بھی کہے صلی اللہ

علیک یا رسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سے تو اپنے دونوں

ہاتھ کے انگوٹھوں کو آنکھ پر رکھ کر کہے
قرۃ عینی بک یا

رسول اللہ متعنی بالسمع والبصر۔

﴿جامع الرموز، کنز العباد، علم الفقه - ص ۱۵۹ مطبع دارالاشاعت کراچی﴾

اور یہ کتاب مصدقہ ہے مفتی محمد شفیع عثمانی مفتی دارالعلوم دیوبندی، مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب علم الفقه کو مستند اور معتبر قرار دیا ہے۔ جیسے کہ اسی کتاب کے صفحہ ۳ پر مفتی صاحب موصوف کی تقریظ اعلان کر رہی ہے۔

نیز بعض دیوبندی علماء یہ تاثر دیتے ہیں کہ اس مسئلہ میں جو روایات ہیں وہ پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ فقیر کہتا ہے یہ بات مولوی عبدالشکور اور مفتی محمد شفیع دیوبندی سے پوچھیں کہ پایہ ثبوت تک پہنچتی ہیں یا نہیں۔ الحاصل اب کسی ایسے شخص کو جو اپنے کو دیوبندی کہلاتا ہے اس مبارک عمل سے انکار کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر دل میں بغرض بھرا ہو تو اس کا کیا علاج۔ اللہم ارزقنا حبک و حب

من يحبك و حب عمل يقر بنا الى حبك .

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم الحبیب
الحسیب و علی الہ و اصحابہ اجمعین۔

ناصحانہ اپیل

علماء دیوبند سے اپیل ہے کہ وہ گریبان میں منہڈاں کر
سوچیں پھر سوچیں کہ اذان میں حبیب خدا ﷺ کا نام نامی اسم
گرامی سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دینے سے بدعت اور بے ثبوت اور غیر
مستند فعل کہہ کر رد کیا جاتا ہے جبکہ یہ مبارک فعل مستحب باعث برکت
اور اکابر اولیاء کرام مشائخ عظام اور علمائے کرام سے ثابت ہے اور یہ
مضمون اس کتاب کے ۳۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

ادھر یہ کہ ایک مولوی صاحب کی جوتی چونے سے بھی گناہ
بنخشنے ☆ جائیں اور نجات بھی مل جائے جیسے کہ مولوی عاشق الہی

☆ نجات توجب ہی ہوگی جب گناہ بنخشنے جائیں گے ورنہ نجات کیسے؟

میرٹھی دیوبندی نے تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے خلاصہ عالم جماعت

اہل اللہ یعنی زمرہ علماء گروہ اصفیا نے متفق اللفظ آپ ﷺ مولوی

رشید گنگوہی ﷺ کی سرپرستی کو اپنے سروں کا تاج بنایا اور آپ کی نعلین

کو چونما اور آنکھوں پر لگانا ذریعہ نجات و سبب حصول برکات سمجھ لیا۔

﴿تذکرۃ الرشید - ص ۳۱۹ جلد ۲﴾

تو آپ حضرات بتائیں کیا عشق رسول ﷺ کا یہی تقاضا ہے کیا محبت مصطفیٰ ﷺ یہی ہے ادھر تو بیسیوں اقوال مبارکہ اور اکابر کا عمل ہے لیکن جو تی چومنے کے متعلق کسی بھی قول کی ضرورت نہیں اس لیے سالہا سال سے کتاب تذکرۃ الرشید چھپ رہی ہے کیا کسی کے قلم میں جنبش آئی کہ صرف جو تی چومنے سے کیسے نجات ہو سکتی ہے مگر ادھر کچھ اور ہے ادھر کچھ اور ہے۔

فَاعْتَبِرُ وَايَا اولى الابصار

﴿فَقِيرُ أَبْو سَعِيدٍ غَفْرَلَهُ كَيْ آپْ بِيٰنِ﴾

فقیر پر تقصیر کی نظر کمزور ہو گئی عینک لگوانا پڑی کئی سال تک عینک لگی رہی کہ بغیر عینک کے نہ پچھہ لکھا جاتا نہ پڑھا جاتا پھر جب یہ زیر نظر کتاب لکھی گئی اور اس پر عمل جاری رہا تو الحمد للہ رب العالمین کئی سال سے اُتر گئی ہے اور اب میں بغیر عینک کے ہی لکھنے پڑھنے کا کام کرتا رہتا ہوں باریک سے باریک کتاب بھی بغیر عینک کے پڑھ لیتا ہوں یہ ساری برکتیں اُس ذات وال اصفات کے نام نامی اسم گرامی کی تعظیم کی برکت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

اللَّهُمَ صَلُّ وَسِّلُّ وَبَارُكْ عَلَيْ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
الَّذِي أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَعَلَيْ آلِهِ وَاصْحَابِهِ
اجمعین۔

فَقِيرُ أَبْو سَعِيدٍ غَفْرَلَهُ

کلمہ طیبہ کا مفہوم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كان لنا نهدى لولا ان
هداانا الله .

اما بعد! اگر کوئی غیر مسلم در یاؤں سمندروں میں نہایے بلکہ
سو سال بھی نہایتار ہے وہ پاک نہیں ہو گا لیکن اگر وہ صدق دل سے
ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے تو وہ پاک ہو جائے گا یعنی پاک کرنے
والا کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اللهم ارزقنا تکرارها بصدق النية
والاخلاص۔

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں لا اله الا الله اور محمد رسول
الله۔ اس کا پہلا جزو دعویٰ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
عبادت کے لائق نہیں اور دوسرا جزو محمد رسول اللہ اس دعویٰ توحید کی
دلیل ہے۔

﴿سوال﴾

یہ کیسے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ دعوے کی دلیل ہے۔

﴿جواب﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: قد جاءك من برہان من ربکم یعنی اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک برہان یہ دلیل ہے آئی ہے اور اس جگہ برہان یہ دلیل سے مراد رسول اکرم رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔

﴿عام مفسرین﴾

نیز جب تک یہ دلیل رحمت کائنات ﷺ طاہر نہیں ہوئی تھی لوگوں نے کئی کئی معبد بنار کھے تھے اور وہ تقریباً سارے ہی اس شرک میں مبتلا تھے اور جب یہ دلیل جلوہ گر ہوئی لوگ اپنے معبد ان باطلہ سے منہ موڑ کر ایک معبد برق کے پرستار بنتے چلے گئے حتیٰ کہ اب روئے زمین کے ہر خطہ میں اس دلیل کی برکت سے اللہ وحده لا شریک کے ماننے والے موجود ہیں اور یہ دلیل ہے اس

ذاتِ والاصفات کے دلیل ہونے کی نیز مقولہ ہے آفتاب آمد دلیل
آفتاب جب دو پھر کے وقت سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ
چمک دک رہا ہو تو اس کو ثابت کرنے کے لیے کسی اور دلیل کی
ضرورت نہیں ہوتی۔ قد جاءكَ كم برهان من ربكم۔

اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس بے عیب دعوے لا الہ الا
الله کی دلیل محمد رسول الله ہے لہذا جب دعویٰ بے عیب
ہے دلیل کا بے عیب ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جب دلیل ہی
عیب دار ہو گی تو دعویٰ ثابت نہیں ہو گا۔

اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے زید نے بکر پر لاکھ روپے کا دعویٰ
داڑ کر دیا اور نجح صاحب مدعا (زید) سے پوچھیں لا و تمہارے
اس دعویٰ کے گواہ دلیل کہاں ہیں۔ یہ سن کر زید دو گواہ بطور
دلیل پیش کر دے نجح صاحب پوچھیں کہ تیرے یہ گواہ کیسے ہیں زید
کہے جناب یہ ہیں تو میرے اس دعویٰ کے گواہ مگر جھوٹ بہت
بولتے ہیں، یہ فراؤی بھی ہیں انہیں پتہ بھی کسی بات کا نہیں تو بتائیے

زید کا دعویٰ ثابت ہو سکے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ نج کہے گا جاؤ میاں
صاحب جا کر گھر بیٹھوا یے گواہوں سے یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔
ہاں اگر مدعا کہے جناب یہ گواہ سچ ہیں انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں
بولا یہ یعنی یعنی چشم دید گواہ ہیں یہ فراڈ وغیرہ ہر عیب سے پاک ہیں
پھر مدعا علیہ کا وکیل جرح کر کے انہیں جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش
کرتا ہے۔ مگر وہ گواہ سچ اور سچ نکلے کہ کسی بھی مقام پر لغزش نہیں
کھاتی۔ اب زید کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا یوں، ہی اس سب سے
اوپر سب اعلیٰ سب سے بالا سب سے والا سب سے اولیٰ دعویٰ

صلی اللہ علیہ وسلم
توحید لا اله الا الله کی دلیل ہے محمد رسول الله ﷺ
لہذا اگر کوئی دعویٰ تو کرے لا اله الا الله اور دلیل کے متعلق کہے
ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ان کو تو کوئی اختیار ہی نہیں وغیرہ
وغیرہ تو ایسے کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکے گا اور اسے قیامت کے دن
کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اس کی وضاحت تمثیلاً
بیان کی جاتی ہے۔ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔

تمثیل نمبر ا

ایک جماعت تبلیغ کے لیے کسی ایسے ملک میں جائے جہاں
 اسلام کی روشنی نہیں پہنچی وہاں کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہوں۔
 جماعت والے اسلام کی دعوت دیں اور کہیں ان جھوٹے خداوں کی
 پرستش چھوڑوا اور ایک معبد برحق کی پرستش کرو وہ پوچھیں یہ نظریہ کس
 نے پیش کیا جماعت والے کہیں یہ اس نے پیش کیا ہے جن کا نام
 ﷺ ہے وہ لوگ سوال کریں محمد کی کیا حیثیت ہے؟ جواب میں
 جماعت یوں کہے ہیں تو وہ اللہ کے رسول مگر ان کو تو دیوار کے پچھے کا
 بھی علم نہیں وہ کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی
 چیز کا مختار نہیں وہ تو اپنے نواسوں کونہ بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے
 سکتے ہیں۔ ان کو تو اپنا بھی بتانہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ
 کیا ہو گا وغیرہ وغیرہ تو سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ وہ اسلام کو قبول
 کریں گے۔ ہرگز نہیں قبول کریں گے۔ اور ایسا ہوا بھی ہے۔ بھکی ضلع

گجرات میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ
 کٹھالہ کے ایک مولوی سے ہوا مولوی صاحب نے لوگوں کو مخاطب
 کر کے کہا لوگوں کی ہونمک ملتا ہے کھیوڑہ کی کان سے تو اگر کوئی نبی کی
 قبر پر جا کر کہے اے اللہ کے نبی مجھے نمک دے دو تو بھلا وہ نمک
 دے سکتے ہیں۔ یوں ہی گھاس ملتا ہے چراگاہ سے تو اگر کوئی مدینے
 جا کر کہے کہ اللہ کے نبی مجھے گھاس دے دو تو بھلا نبی گھاس دے سکتا
 ہے اور اس مناظرے میں سکھ بھی مناظرہ سننے کے لیے آئے ہوئے
 تھے اور جب مولوی صاحب اپنی جماعت کو لے کر واپس جا رہے
 تھے راستہ میں ان سکھوں نے کہا مولوی جی جو تمہارا نبی نمک تک نہ
 دے سکے تمہیں گھاس نہ دے سکے اس کا کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟
 لہذا ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے بے اختیار نبی کا کلمہ چھوڑ کر
 ہمارے گرو کا کلمہ پڑھلو۔ یہ واقعہ محترم صوفی اللہ رکھا صاحب نے
 بیان کیا جو کہ نفس نفیس اس مناظرہ میں موجود تھے۔
 اور اگر کوئی دوسری روحانی جماعت کسی ایسے مک پہنچے

جہاں اسلام کی کرنیں نہیں چمکیں اور وہ روحانی جماعت ان لوگوں کو اللہ وحده لا شریک کی عبادت کی دعوت دے اور وہ لوگ پوچھیں یہ نظریہ کس نے پیش کیا ہے؟ روحانی جماعت والے کہیں یہ نظریہ اس ہستی نے پیش کیا ہے جس کا نام نامی محمد ہے وہ لوگ سوال کریں ان کی کیا حیثیت ہے اس پر روحانی جماعت والے کہیں وہ وہ ہیں کہ انگلی کا اشارہ کریں چناندو لخت ہو جائے ہاتھ اٹھائیں تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجائے ان کا پیغام پہنچ تو درخت چل کر حاضر ہو جائیں وہ اپنا ہاتھ پیالہ میں رکھیں تو پانی کے چشمے جاری ہو جائیں ان کا اشارہ ہو جائے تو جانور بآواز بلندان کے سچے رسول ہونے کی گواہی دیں اور جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کی شفاعت سے ساری مخلوق کو عذاب الہی سے چھٹکارا مل جائے گا۔

نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو!

ایسی باتیں سن کر یقیناً وہ غور کریں گے کہ ہمارے جھوٹے خدا تو مکھی بھی نہیں ہٹا سکتے لہذا کیوں نہ اس نظریہ کو قبول کر لیا

جائے۔ پہلی جماعت کا دعویٰ کیوں نہ ثابت ہو سکا اس لیے کہ انہوں نے اس دعویٰ تو حید کی دلیل کو عیب دار ثابت کیا ہے اور دوسری روحانی جماعت کے دعویٰ تو حید کو کیوں پذیرائی ہوئی اس لیے کہ انہوں نے دعویٰ تو حید کی دلیل کو بے عیب سچا اور سُچا ثابت کر دکھایا۔

اللهم صل وسلام وبارك على حبيبك

سید العالمین و على الہ واصحا به اجمعین۔

تمثیل نمبر ۲

پانچ آدمی اکٹھے سفر پر روانہ ہوئے ان میں سے ایک ہندو ایک یہودی ایک عیسائی اور دو مسلمان تھے دورانِ سفر آپس میں گفتگو شروع ہو گئی۔ ہندو بولا دیکھو بھی ہمارے ہنومان کی طاقت کہ اس نے چودہ من کی کمان کو اتنے زور سے کھینچا کہ کمان کے دو ٹکڑے ہو گئے کوئی ایسا ہے تو لا اور بعد میں یہودی بولا دیکھو بھی میرے نبی موسیٰ علیہ السلام کی شان کہ پتھر پر نیزہ مارا تو پتھر سے

چشمے پانی کے جاری ہو گئے پھر عیسائی بولا دیکھو بھئی میرے نبی کی
شان کہ انہوں کے مردے زندہ کر دیئے اگر ہے کسی میں ایسی
طاقت تو وہ پیش کرے۔ بعد میں ایک مسلمان جس کا دل محبت
مصطفیٰ ﷺ سے خالی تھا۔ وہ بولا بھائی میرے نبی کو تو دیوار کے
پچھے کا علم نہیں تھا۔ وہ تو بالکل بے اختیار تھے۔ رسول کے چاہنے
سے کچھ نہیں ہوتا اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔
وہ تو اپنے نواسوں کو نہیں بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں ان کو
اپنا پستہ نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے وغیرہ
وغیرہ۔ یہ سن کروہ مسلمان بولا جو ایماندار تھا۔ ارے بد بخت تو کیا
جانے میرے نبی کی شان کو۔ آؤ مجھ سے پوچھووارے ہندو اگر
تیرے ہنومان نے کمان کے دو ٹکڑے کر دیئے تو یہ کون سی بہادری
ہے میرے نبی نے تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھادیئے لہذا اگر کسی
میں ایسی طاقت ہے تو پیش کرو۔

ارے یہودی تیرے نبی نے پتھروں سے چشمے جاری کر

دیئے، میں اس کو مانتا ہوں لیکن چشمے تو پھروں سے ہی نکلا کرتے
ہیں میرے نبی نے تو انگلیوں سے چشمے جاری کر دیئے اور اگر ہے
کوئی مقابلہ کا تو پیش کرو۔

ارے عیسائی تیرے نبی نے مردوں کو زندہ کیا میں یہ مانتا ہوں
مگر مردہ وہ ہوتا ہے جس میں پہلے جان رہ چکی ہو میرے نبی نے
پھروں سے کلمے پڑھوا لئے ہیں اگر کسی میں طاقت ہے تو پیش کرو۔
اور پھر قیامت کے دن سارے نبی کیا موسیٰ اعلیٰ السلام اور
کیا عیسیٰ اعلیٰ السلام بلکہ آدم اعلیٰ السلام تا عیسیٰ اعلیٰ السلام سارے
کے سارے میرے نبی کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میرے
ہی نبی کی شفاعت سے ساری مخلوق کو چھٹکارا ملے گا اگر کوئی ہے
مقابلے کا تولا وَ۔

اے میرے عزیزان دونوں تمثیلوں پر غور کر۔

آخر میں قارئین کرام سے اپیل ہے کہ آپ سوچیں آپ
دونوں میں سے کس مسلمان کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں؟ ابھی وقت

ہے سوچیں پھر سوچیں اور فیصلہ کریں اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ
آدبوچے پھر سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکيل .

و لا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم
و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ
واصحابہ اجمعین .



فقیر ابوسعید محمد امین غفرانہ ولوالدیہ ولاحبابہ

محمد پورہ فیصل آباد

فرمودات

حضرت فقیہ عصر زید اقبالہ

(1) تیرے سب سے بڑے دشمن تیر بڑے دوست ہیں لہذا اُردو کے پاس نہ بیٹھو بلکہ نیکوں کے ساتھ دوستی اور ہم نشینی رکھو۔

(2) تمام عبادتوں کی جڑ اور تمام بھلائیوں کا مجموعہ علم دین پڑھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر دوسروں کو پڑھانا ہے۔

(3) اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس کا اعلان محتاجوں اور مسکینوں کو خوش کرنا ہے۔

(4) عقل مندہ وہ ہے جو مرنے سے قبل (قبو آخرت) کیلئے تیاری کرے۔

(5) جو شخص ہر اچھے بڑے کے ساتھ میل میلا پر کھے اس کا دین خراب ہو جاتا ہے۔

(6) اگر کوئی بزرگ فوت ہو جائے تو اس کے بال بچوں (اہل خانہ) کا بھی ادب کرے۔

(7) دین کی تابعداری کو اپنا و خواہ سارا جہاں نہ اراضی ہو جائے۔

(8) جو شخص رات کے پہلے حصہ میں جا گے اور آخری حصہ میں سور ہے وہ بڑا بد قسمت ہے۔

(9) حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔

(10) ہو سکے تو کسی کا بھلا کرو ورنہ بلا وجہ شرعی کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ خیر الناس من ينفع الناس

(11) سب وظیفوں سے بڑھ کر وظیفہ درود پاک ہے۔

(12) ہمیشہ حج بولو جھوٹ نہ بولو۔

(13) صحت اور تذریق کو غیمت جانو۔

(14) جب کوئی مصیبت آجائے تو بزرگانِ دین خصوصاً شہید کر بلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکلیفوں کو یاد کرو، مصیبت بلکی ہو جائے گی۔

(15) ہمیشہ آخرت کو دنیا پر زیح دو کیونکہ کافر اور دنیادار دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

(16) رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو سب محبتوں اور عظمتوں پر ترجیح دو اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں ایمان نقش کر دے گا۔

(17) جس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت یعنی ولیوں کی جماعت کے خلاف ہو۔ اس کی ہزار سالہ عبادت کو مجھر کے پر کے برابر بھی نہ جانو۔

(18) عورت پر سب سے براحق خاوند کا ہے۔

نصائح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلَیْ رَسُولِهِ الْکَرِیمِ وَعَلَیْ اَلْهٰ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِینَ۔

(1) تواضع و انکساری کو وظیرہ بنالو تو مقام درویشی عطا ہوگا۔

(2) ہر کسی کو اپنے سے بہتر جانو تو تم سب سے بہتر ہو جاؤ گے۔

(3) علم و علماء کا ادب کرو اس سے روحانی ترقی نصیب ہوگی۔

(4) دنیا اور دنیاداروں سے بے نیاز ہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

(5) وہ کتنا بد نصیب انسان ہے جس کے دل میں جانداروں پر حرم کرنے کی عادت نہیں۔

(6) نیک سے نیک کی صحت بہتر ہے اور برائی سے بُرے کی صحت بدتر ہے۔

(7) ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسِيبٌ،

(8) چغلی اور غیبت سے بچو جنتی بن جاؤ گے۔

(9) اگر کوئی تکلیف آجائے تو بے صبر نہ بنو ورنہ معمولی تکلیف پہاڑ بن جائے گی۔

(10) رسول خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ادبیں اور گستاخوں کے ساتھ عداوت رکھنا اللہ جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے۔

والسلام

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ، والوالدیہ

محمد پورہ فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب بی، ہی ثاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مظبوط کریں۔

کتابیں دستی حاصل کریں۔

دوزخ سے نکلنے
کا آسان طریقہ

مقامِ مصطفیٰ

آب کوثر

نظر بد

جماعت رسول

جنتی گروہ

اہم پیغام

عذاب الہی کے حرکات

شقاعت

شرفامت

عطاء حق

توحید و فرقہ بندی

عظمت نما مصطفیٰ

عورت کا مقام

سیدہ آمنہ طاہرہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اسلام آئیں
شراب کی حیثیت

مسیلا دسید مسلمین

فتاویٰ یا رسول

مفہٹ ملنے کا پتہ

سینئنڈ فاور، بی ای ٹاؤن 54 جناح کالونی فیصل آباد
سے مفت حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فون 2602292

تحریک تبلیغ الاسلام (انگلش)